سوال

سورہ ملک اور عذاب قبر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ر سے نجات دلائے گی؟ صحیح احادیث کے حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ـ (67 ۔ تبَارَکَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْکُ) کی فضیلت میں درج ذیل احادیث مروی ہیں۔

1: یحیی بن عمرو بن مالک النکري عن ابیہ عن ابی الجوزاء عن ابن عباس قال: ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خباءہ علی قبر وھولا یحسب انہ قبر' فاذا فیہ انسان یقرا سورۃ ملک حتی ختمھا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یارسول اللہ! ضربت خباءي علی قبر وانا لا احسب انہ قبر' فاذا فیہ انسان یقرا سورۃ الملک حتی ختمھا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ((ہی المانعۃ' ہی المنجیۃ تنجیہ من عذاب القبر)) ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ"

ایا: "یہ روکنے والی ہے، یہ نجات دینے والی ہے۔ یہ اسے قبر کے عذاب سے نجات دینے والی ہے "یہ حدیث اس سند سے غریب (اجنبی) ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) سے بھی (حدیث) مروی ہے۔ (سنن
ن 47/4 ح 2890 1/187)

کے ساتھ درج ذیل محدثین نے بھی روایت کیا ہے:

ء 3/81) البیہقی (اثبات عذاب القبر بتحقیقی ح 146 وقال: تفرد بہ یحیی بن عمرو مالک وھوضعیف) محمد بن نصر المروزی (مختصر قیام اللیل للمقریزی ص 146، 145) ابن عدی الجرجانی (الکامل فی ضعفاء الرجال 7/2662) الطبرانی (المعجم الکبیر 12/175 ح 12801) اورالمزی (تہذیب ا

کے راوی یحیی بن عمرو بن مالک کے بارے میں امام بیہقیؒ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے"

ـ: 3/232)

نی نے کہا: ویقال: ان حماد بن زید کذبہ" (تقریب التہذیب: 7614)

یب التہذیب اور میزان الاعتدال وغیرہ

2: علیہ وسلم قال: ((ان سورة من القران ثلاثون آیۃ 'شفعت لرجل حتی غفرلہ' وہی تبارک الذي بیدہ الملک)) ہذا حدیث حسن "ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک قرآن کی ایک سورت تیس (30) آیتوں والی نے اپنے پڑھنے والے کی سفارش کی کہ حتی کہ اسے بخش

اس حدیث کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اسے ابوداود (1400) اور ابن ماجہ (3786) وغیرہما نے بھی امام شعبہ سے بیان کیا ہے، حافظ ابن حبان (موارد الظمان: 1766) حاکم (2/497، 498) اور ذہبی نے اسے صحیح قرار دیا ہے،

ر وتنبیہ 1۔

یہ 2۔

1: حدثنا شیبان بن فَرُّوخَ الْأُبُلِّيُّ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هِيَ إِلَّا ثَلَاثُونَ آيَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتَّى أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ» ایک سورت، جس کی تیس آیتیں ہیں۔ نے اپنے پڑھنے والے کا دفاع کیا حتی کہ اسے جنت میں داخل

(المعجم الصغیر للطبرانی 1/176 ح 476 والاوسط: 3667 المختارہ للضیاء المقدسی 5/115، 114 ح 1738۔1739)

ب سلیمان بن داود بن یحیی مولی بنی ہاشم کے حالات توثیق مطلوب ہیں۔

بر 2: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لاینام حتی یقرا: (الم تنزیل و تبَارَکَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْکُ)

ن: 2892)

، درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے۔

(ح: 3414، دوسرا نسخہ: ح 3454) قیام اللیل للمروزی مختصر المقریزی (ص 146) مصنف ابن ابی شیبہ (10/424 ح 29801) السنن الکبریٰ للنسائی (ح 10542) عمل الیوم واللیلۃ (ح 707) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (ح: 675، دوسرا نسخہ ح: 677) شیخ سلیم الہلالی نے اس روایت کی طویل تخریج کر رکھی ہے۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے لیکن مغیرہ بن مسلم نے اس کی متابعت کر رکھی ہے (تقریب التہذیب: 6850)۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے لیکن مغیرہ بن مسلم نے اس کی متابعت کر رکھی ہے (تقریب التہذیب: 6850)۔

(دیکھئے السنن الکبریٰ للنسائی: 10542 او عمل الیوم واللیلۃ: 706 والادب امفرد للبخاری: 1207)

عد "صحیح" ہے۔ 101/3

نے یہ روایت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے سنی ہے ؟

ن :2892)

بروایت کامل ستحقیق کرمعضلات (موطی منقطع) مالیہ سلی منا صحیح الالف کا" 267/3)

ن عید الہلالی السلفی لکھتے ہیں :

ہ (۲/۱۳-) فجعل روایۃ زہیر بن معاویۃ ہذہ عن صفوان او ابن صفوان عن جابر وہذا خطا منہ رحمہ اللہ فان صفوان لم یروہ عن جابر وانما منتہاہ عن صفوان نفسہ۔۔۔"

یا 2/769 ہے۔

وایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔

3) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

رۃ الملک القرآنیہ تجادل عنہ الفتنۃ منعتہ للبیہقی 7/41 وسندہ حسن) اس روایت کی دوسری سندوں کے لیے دیکھئے مستدرک الحاکم (2/498) وغیرہ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا : سورۃ تبارک ہی المعانعۃ تمنع باذن اللہ من عذاب القبر۔۔۔ الخ

ح 145 بتحقیقی وسندہ حسن)

ا 6 عذاب قبر ... 2/455 103 ... 34132 وسندہ اضواء المصابیح ح 2176) ب)

ت ہونے کی وجہ سے حسن ہے۔ صحیح حسن کی دو قسمیں انتہائی اہم ہیں :

1) صحیح لذاتہ) حسن لذاتہ 2

ح حسن حدیث بھی حجت ہوتی ہے ،

رک پڑھنا صحیح ہے اور موجب ثواب ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب